مجلّہ:''یادگارِ اکابر''

مرتبہ: قاری تنویر احمد شریفی۔ صفحات: 350۔ طباعت عمدہ۔ قیمت 350 روپے۔ ملنے کا پتا: مکتبہ رشیدیہ، بالمقابل مقدس مسجد، اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32767232

مجلّہ ''یادگارِ اکابر'' ایک کتابی سلسلہ ہے، اس کے مدیر جناب مولانا قاری تنویر احمد شریفی زید مجدہم ہیں۔ خاص بات اس مجلّے کی یہ ہے کہ اس میں اکابر علماء دیوبند کی نادر ونایاب تحریریں شائع کی جاتی ہیں، مولانا قاری تنویر احمد شریفی زید مجدہم کی اس کاوش سے اکابر دیوبند کی وہ تحریریں جو قدیم رسائل وجرائد کی جلدوں میں بظاہر مدفون ہوگئی تھیں، اب ایک نئے انداز میں ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ حالیہ اشاعت اس سلسلے کا تیسرا شمارہ ہے۔ اس شمارے میں بھی حسب سابق نادر ونایاب مضامین شامل ہیں۔

مشمولات میں امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر سورہ فاتحہ جو واقعی دُرِّ نایاب اور لاجواب تفسیر ہے۔ امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ''میرا عقیدہ'' کے عنوان سے ایک جامع تحریر ہے۔ ''نبی اور مصلح میں فرق'' مولانا سید اخلاق حسین قاسمیؒ۔ ''حسن وادب کی تعلیم اور اس کی اہمیت'' مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ۔ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا مضمون ''ادب کی شرعی حیثیت''۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید مولانا حکیم عبدالرشید محمود گنگوہی کا ایک بے حد قابل غور وفکر مضمون ''شریعت سے لاتعلقی اور اس کے نقصانات''۔ ''اسلامی مسائل سے ہنوگ کے جواز کی ناکام کوشش'' بقلم مولانا اعزاز علی دیوبندی رحمہ اللہ۔ ''اسلام اور آزادی'' مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ۔ ''ابن ابی کے جنازہ کی تحقیق'' مولانا سید اخلاق حسین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ۔ ''شہرہ بصرہ کے ایک عابد وزاہد تابعی'' مولانا سید اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ۔ ''سلسلہ چشتیہ امدادیہ کے چند اکابر'' مولانا نسیم احمد فریدی۔ ''مذہب کی ضرورت'' مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ''تنشیط الاذہان فی تحقیق محل الاذان'' مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کا پیش لفظ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے۔

یوں تو پورا مجلّہ ہی یادگار مضامین پر مشتمل ہے۔ پروف اگرچہ خاصا احتیاط سے پڑھا گیا ہے پھر بھی بعض جگہ غلطیاں موجود ہیں۔ بعض الفاظ کا رسم معروف رسم الخط کے مطابق نہیں، جیسے جایز، قایم، قایل، فایق، شمایم امدادیہ، مرجع خلایق، صایم الدھر، قایم اللیل، غایب، طبایع، نتایج...... سردست ہم اس رسم کی تحقیق نہیں کرپائے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ایسا رسم کبھی اردو میں رائج نہیں رہا۔ تحریر کے دوران اس قسم کی کوشش تحریر کے حسن وسلاست پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ ان الفاظ کو دیے گئے رسم کے مطابق ادا کرنا بھی آسان نہیں...... ہمارا خیال یہ ہے کہ اردو زبان کا موجودہ رسم بہت سی کٹھنائیوں سے گزر کر ایک مقام پر استوار ہوچکا ہے۔ اس میں اب نامانوس تجربات قرین انصاف نہیں۔